سلطنتِ جابرہ

شاہ اسماعیل شہیدؒ
ترجمہ: نعیم صدیقیؒ

شاہ اسماعیل شہیدؒ کی کتاب منصبِ امامت میں خلافت راشدہ (یا امامت تامہ)، سلطنت عادلہ، سلطنت کاملہ، سلطنت جابرہ، سلطنتِ ضالہ اور سلطنتِ کفر کے عنوانات کے تحت مختلف طرز کی حکومتوں کے نظام کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہم موجودہ آمریت کے دور میں، سلطنتِ جابرہ کا بیان پیش کر رہے ہیں۔ ترجمہ محترم نعیم صدیقی کا کیا ہوا ہے اور یہ ۶۰ سال قبل جولائی، اگست ۱۹۴۵ء اور ستمبر، اکتوبر ۱۹۴۵ء کے ترجمان القرآن میں شائع ہوا۔ (ادارہ)

سلطان جابر، اس آمر کو کہیں گے جس پر نفس امارہ کا اتنا زیادہ غلبہ ہو چکا ہو کہ نہ خوفِ خدا اسے مانع ہو، نہ شرمِ مخلوق! نہ شرع کی پروا ہو، نہ عرف کا لحاظ! بس نفس کی طرف سے کوئی فرمان صادر ہوا تو جھٹ سے اس کی تعمیل ہو گئی، چاہے شریعت موافق ہو، چاہے مخالف۔ اس کے نزدیک تو اپنی خواہشات کا پورا کر لینا ہی سلطنت کا منتہائے مقصود ہے۔ ایسے لوگوں کا ''نظامِ حکومت'' ،سلطنتِ جابرہ کہلاتا ہے۔

یہ ملحوظ رہے کہ سلاطین جابرہ، شرع کی مخالفت میں، مزاج کی افتاد کے مطابق مختلف مدارج پر فائز ہوتے ہیں۔ کوئی سرشار کبر ونخوت ہوتا ہے تو کسی دوسرے کو ناز وتبختر کے مظاہرے کا خاص ذوق ہوتا ہے، کسی کو جور وتعدّی سے اور کسی کو فسق وفجور سے خاص مناسب ہوتی ہے، کوئی صنفی لذات میں سرمست ہے تو کوئی شراب گلگوں کا رسیا ہے۔ ایک چٹ پٹے کھانوں کا شیدا ہے اور

دوسرا نفیس پوشاکوں پر فریفتہ۔ کہیں کھیل تماشے سے زیادہ دل چسپی ہے اور کہیں نغمہ وسرود سے خاص وابستگی ہے۔ بہرحال ہوا و ہوس کے راستے بے شمار ہیں اور نفس پرستی کی شکلیں لاتعداد، اور اگر ان کی تفصیل شروع کر دی جائے تو اسے پورا کرنے کے لیے کئی صفحے چاہییں۔ یہاں اس شجرِ خبیث کی چند بڑی بڑی شاخوں کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے، جن سے آگے بے شمار فروع نکلتی ہیں۔

۱- سفاہت: مخالفتِ شرع کی ایک وجہ سلطان جابر کی سفاہت ہے۔ ظاہر ہے کہ نعمتِ عقل وخرد سے جو شخص محروم اور دُور اندیشی کے فن سے کورا ہو، وہ کسی اصول یا مسلک کی پیروی میں استقامت کیا دکھائے گا اور اس سے متانت کی توقع کیوں کر کی جا سکتی ہے۔ اس کے نزدیک وفا و استقلال کی صفت کو کوئی قیمت حاصل نہ ہوگی، نہ ننگ و عار کا اسے ذرہ برابر پاس ہوگا۔ اپنی سفاہت کی وجہ سے وہ ہر خواہش کو، جس کا گزر آدمی کے دل میں ہوسکتا ہے، فوراً پوری کرنے کی فکر کرے گا۔ یہ ہرگز نہ دیکھے گا کہ اس سے کیا نفع ونقصان ہوسکتا ہے اور اس کا آخری نتیجہ کیا ہونے والا ہے۔ وہ جو کچھ کرے گا، بالکل بچوں کی طرح دیوانہ وار کرے گا اور جہاں تہاں منہ مارے گا ٹھیک شتر بے مہار کی طرح مارے گا۔

اس طرز کا آدمی جب منصبِ سلطنت پر براجمان ہوتا ہے تو سیاست کا سارا کاروبار چوپٹ ہو جاتا ہے، کیوں کر اس کے کرتوت نہ قوانینِ شریعت کے پابند ہوتے ہیں، نہ آئینِ عرفی کے مطابق۔ ایسے شخص کی سلطنت میں کون ہے جو نالاں نہ ہوگا؟ چھوٹے بڑے، خواص وعوام سبھی دکھ پا پا کر فریاد کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بلائے عظیم ہے جس کی گرفت سے نادان، دانا اور غافل و ہوشیار سبھی چھوٹ بھاگنا چاہتے ہیں۔ ذیل کی حدیث میں اسی بلائے عظیم کی طرف اشارہ ہے:

أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ وَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِيْنَ وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ -

میں تمھارے لیے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ بے وقوفوں کی امارت سے۔ پھر فرمایا کہ اللہ کی پناہ مانگو ۷۰ (برس کی عمر) سے اور لونڈوں کی حکومت سے۔

یوں بھی فرمایا کہ:

هَلَكَ أُمَّتِيْ عَلٰى أَيْدِيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ -

میری یہ اُمت قریش کے چند چھوکروں کے ہاتھوں تباہ ہوگی۔

۲- **عیش پرستی:** آپ جانتے ہیں کہ بعض لوگ کسی جبلی سبب کے تحت' اپنی قوتِ شہوانیہ سے مغلوب ہوجاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی ساری قوتیں لذتوں اور راحتوں کے جتنوں میں صرف ہوتی ہیں اور ان کی عقل' عیاشی کی بھول بھلیوں میں گم رہتی ہے۔ دن رات چٹ پٹی غذاؤں اور دلفریب لباسوں اور سرور بخش شرابوں کے موضوع پر کاوشیں ہوں گی' شطرنج بازی اور نے نوازی کا مشغلہ ہوگا۔ رقص و سرود کے چرچے ہوں گے' عورتوں اور لونڈوں میں انہاک ہوگا' محلات تعمیر کرنے اور دل کش باغات لگانے میں خاص توجہ رہے گی وغیرہ۔ فکر وتدبیر کے گھوڑے ان میدانوں میں خوب دوڑائے جائیں گے اور دل کھول کر دادِ فسق دی جائے گی۔

اس قماش کے لوگ جب منصبِ سلطنت پر قابض ہوجاتے ہیں تو بذلہ سنج لوگ ان کے درباروں میں جمع ہونے لگتے ہیں اور خوب اچھی طرح بھانپ لیتے ہیں کہ یہاں رغبت صرف لذتوں اور راحتوں کی طرف ہے۔ پس وہ سب کھیل تماشے اور راگ رنگ کے نئے نئے ڈھنگ ایجاد کرنے میں لگ جاتے ہیں اور ایک ایک مشغلے کو بڑا لمبا چوڑا فن لطیف بنا کر چھوڑتے ہیں۔ پھر مدتوں محنت کر کر کے اسے کمال کو پہنچاتے ہیں۔ عیش پسند سلاطین بھی ایسے ہی فنون کے ماہرین کو اپنا مقرب اور خیرخواہ شمار کرتے ہیں۔ چنانچہ جو کوئی مانا ہوا عیاش ہو' یا بے حیا بھانڈ ہو' یا چال باز دیوث ہو' یا طبلہ سارنگی کا استاد ہو' وہی دربارِ سلطانی میں مسند آرا ہوگا۔

لیکن فسق و فجور کی یہ گرم بازاری دولت کو پھونکے بغیر کمال کو نہیں پہنچ سکتی۔ اسے جاری رکھنے کے لیے خزانے بھرپور ہونے چاہییں۔ چنانچہ سلاطین جابرہ مجبور ہوتے ہیں کہ مال جمع کرنے کے لیے رعایا پر قسم قسم کے جور وستم روا رکھیں اور بے دھڑک دست درازی کا مظاہرہ کریں۔ اس سے لازماً ملک میں تباہی پھیلتی ہے۔ مفلس اور کمزور لوگ بے خانماں ہوجاتے ہیں اور تاجر زمین دار بدحال۔ اتنا ہی نہیں' یہ طوفان فسق و فجور بعض صورتوں میں آبرومندوں کی بے آبروائی اور پردہ داروں کی پردہ دری پر منتہی ہوتا ہے' اور یہ حالت بھی سلطنت کی تباہی کا سامان بنتی ہے۔ پھر یہ کہ سلطان جب کھیل تماشوں اور نغموں' شرابوں میں مستغرق ہوگیا' تو نظام حفاظت و عدالت کا بگڑ جانا لازمی ہے جس کا نتیجہ یہی ہوسکتا ہے کہ رعایا میں باہم جور وستم کا بازار گرم رہے۔ الغرض

سلاطین کا فسق و فجور رعایا کی بدحالی اور ملک کی تباہی کا سبب بن جاتا ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے:

اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ بَدَءَ نُبُوَّۃً وَرَحْمَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَۃً وَرَحْمَۃً ثُمَّ مُلْکًا عَضُوْضًا ثُمَّ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِی الْاَرْضِ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِیْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ، یَرْزُقُوْنَ عَلٰی ذٰلِکَ وَیَنْصُرُوْنَ حَتّٰی یَلْقُوا اللّٰہَ -

یہ نظام، نبوت و رحمت سے شروع ہوا، پھر خلافت و رحمت بنے گا، پھر سلطنت مستبد کی شکل اختیار کرے گا، پھر جبر، سرکشی اور فساد فی الارض کی مملکت بن جائے گا (اس وقت کے امرا وسلاطین) ریشم، عورت اور شراب کو بالکل حلال کرلیں گے اور اسی قسم کی کارروائیوں پر لوگوں کو عطیے دیں گے اور ان کی مدد کریں گے، یہاں تک کہ اللہ کو جاملیں گے۔

اس حدیث میں سلطنت جبر کی مکمل تعریف آ گئی ہے جس سے اس کی ماہیت کا اندازہ ہوجاتا ہے۔

فسق و ظلم کی یہ بادشاہت پوری اُمت کے لیے ایک خوفناک مصیبت ہوتی ہے، خصوصاً اس وجہ سے کہ اہلِ دین و دانش سلاطین وقت سے دُور بھاگتے ہیں اور ان کی مجالس سے کنارہ کشی کرتے ہیں اور ان کا تقرب نہیں چاہتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی معاش میں خلل آ جاتا ہے اور اطمینانِ قلب سے محروم ہوجاتے ہیں۔ اس حال میں وہ اصلاح معاد کی طرف پوری طرح متوجہ نہیں ہوسکتے، اور نہ ان کی پوری مساعی جستجوے راہِ حق پر صرف ہوسکتی ہیں۔

لیکن اگر وہ سلاطینِ وقت کے تقرب کو پسند کریں اور وہی ڈھنگ سیکھ لیں جو اُن کے تقرب کا لازمہ ہیں تو اس صورت میں انھیں سب سے پہلے دین و ایمان سے دست بردار ہونا پڑے گا، پھر عزت و آبرو کو چھوڑنا ہوگا، پھر فحش گوئی کو اپنا خاص کمال اور نغمہ سرائی کو اپنا خاص ہنر قرار دینا ہوگا۔ پس ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ سلاطین (جبابرہ) کی ملازمت اختیار کرکے، اپنے دین و ایمان کی جڑ پر کلہاڑا نہ چلائیں۔ انھیں یہ خیال ہرگز دل میں نہ لانا چاہیے کہ اپنا دین بھی بچالیں گے اور زندگی کے معاشی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے درباروں سے کچھ کما بھی لائیں گے۔ ایسا خیال

کرنا خوش فکری اور غلط فہمی کے سوا کچھ نہیں ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

۳- حُبِّ مال: عموماً ایسے اشخاص دنیا میں پائے جاتے ہیں جنھیں پیدایشی طور پر مال کی غیرمعمولی حرص ہوتی ہے۔ مگر حرص بھی اس عجیب قسم کی کہ فقط گوناگوں اموال کے جمع ہوجانے ہی پر اس کی باچھیں کھل جاتی ہیں اور حصولِ لذت کے لیے کچھ خرچ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ یہاں تو نفسِ اجتماعِ دولت ہی سب سے بڑی لذت اور اس کی کثرت ہی سب سے بڑی راحت ہے۔ ایسے لوگ جب اپنے خزانوں اور دفینوں کی ایک جھلک دیکھتے ہیں تو باغ باغ ہوجاتے ہیں اور انھیں ترقی کی خواہش دلوں میں اور بھڑک اُٹھتی ہے، چنانچہ خزانے سمیٹنے کے لیے سو طرح کے دکھ سہتے ہیں اور ہزار طرح کی مشقتیں برداشت کرتے ہیں۔ حد یہ کہ بھوکے ننگے رہ کے عمر گزار دیں گے مگر کیا مجال کہ اپنے خزانے میں سے ایک دمڑی بھی صرف کرسکیں۔

اب خود ہی غور کیجیے کہ ایسے لوگ اگر نظامِ سلطنت پر قابض ہوجائیں تو ان سے بجز اس کے اور کیا توقع ہوسکتی ہے کہ اپنی حرص کی آگ خوب بھڑکائیں۔ چنانچہ اہلِ زراعت وتجارت سے لے کر اغنیا وفقرا تک سے حقِ حکمرانی (ٹیکس وصول کرتے ہیں وہ بھی اس اہتمام کے ساتھ کہ مچھر کی ٹانگ سے لے کر چیونٹی کے انڈے تک کوئی چیز حساب سے باہر نہ رہے اور ایک رائی کا دانہ بھی کسی کو معاف نہ کیا جائے۔ بلکہ ان ظالموں کی تو دلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ رعایا کے کسی فرد سے کوئی جرم سرزد ہو، یا کوئی قصور کسی پر ثابت ہوجائے تو اس کی پکڑ دھکڑ اور سزا وتعزیر کے دوران میں، اس کے مال واسباب کو بہ لطائف الحیل اڑا لیا جائے۔ ایسے لوگ خود بھی رات دن یہی سوچتے رہتے ہیں کہ رعایا سے کس طرح مال ہتھیایا جائے اور ان کے درباری بھی اسی موضوع پر عقل لڑاتے رہتے ہیں۔ اب جس نے پرایا مال مارنے کے لیے کوئی کارگر تدبیر گھڑلی اور جس نے رعایا کو جُل دینے کا کوئی کامیاب گُر ڈھونڈ نکالا وہی ان کا خاص امیر ہے۔ وہی خیرخواہ وزیر ہے اور وہی مخلص مشیر! اس طرح سلطان جابر اور اس کے درباریوں کی مسلسل کاوشوں سے حیلہ سازی، اور فریب بازی کے فنونِ لطیفہ اپنے کمال کو پہنچتے ہیں اور ان کے اصول وفروع مدوّن ہوجاتے ہیں۔

رہا بخل، سو اس کے تقاضے کے ماتحت ظالم سلاطین اپنے ملازمین سے یہ تو چاہتے ہیں کہ وہ وفاداری سے خدمت کریں اور اس خدمت کو اپنا فخر سمجھیں، مگر یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ خزانے سے کوئی ایک تنکا بھی نکالا جائے یا دفینے میں سے ایک کوڑی بھی کم ہو جائے۔ چنانچہ ان سے خدمت لینے کے لیے کتنی ہی چال بازیوں سے کام لیتے ہیں اور ریاست و سیاست کی کامیابی کے لیے خلق اللہ کو بالکل مصنوعی خُلق سے رام کرتے ہیں، نیز جب مناسب سمجھتے ہیں اپنے خدام کو محض تعظیم و تکریم کے نشے میں مست رکھتے ہیں۔ ان باتوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خدمت تو لیتے ہیں مگر معاوضہ کچھ نہ دینا پڑے، یا اگر دینا ہی پڑے تو ایسے ڈھنگ سے دیا جائے کہ ملازمین کو پورا پورا حق نہ ملنے پائے، بلکہ ان کے حق میں سے جتنا ممکن ہو خزانے میں روک لیا جائے۔ مثلاً سونے چاندی میں سے کھرا مال بچا کے رکھیں گے اور کھوٹی دھات سے معاوضے ادا کریں گے یا یہ کہ زمانۂ خدمت کا کچھ حصہ حساب سے خارج کر دیں گے، یا پھر یوں ہوگا کہ ایک عرصے تک مفت خدمت لینے کے لیے، ان کا نام دفتر کے رجسٹروں میں درج کریں گے، وغیرہ!

اس قسم کی بخیل و حریص بادشاہت آخر مملکت کو تہ و بالا کر کے چھوڑے گی اور حکومت کی جڑوں کو کھوکھلا کر دے گی۔ لیکن پھر بھی رعیت کے لیے یہی مناسب ہوگا کہ سلطانِ بخیل کے افکار و کردار پر صبر کرے اور اس سے متصادم نہ ہو۔ ورنہ اس کا اندیشہ ہے کہ وہ اب تک جو کچھ چرب زبانی اور فریب کاری کے پس پردہ کر رہا ہے اسے دھڑلے سے سرانجام دینے لگے گا اور خوب کھل کر ستم ڈھانا شروع کر دے گا۔ وجہ یہ کہ طمع اس کے خمیر میں شامل ہے اور اگر کسی وقت اس پر مال حاصل کرنے کے دروازے بند ہو جائیں گے تو وہ اپنی جبلت کے تقاضے سے مجبور ہو کر آمادۂ ظلم ہو جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا کہ:

كَيْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِيْ سَيَأْثِرُوْنَ لِهٰذَا الْفَيْءِ؟ قَالَ اَبُوْذَرٍ اَمَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اَضَعُ سَيْفِيْ عَلٰى عَاتِقِيْ ثُمَّ اَضْرِبُ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ قَالَ اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ تَصْبِرُ حَتّٰى تَلْقَانِيْ۔

میرے بعد کے ان امرا [حُکّام] کے زمانے میں تمھارا رویہ کیا ہوگا جو اس اموالِ فے کو خرچ کرنے میں اپنے آپ کو دوسروں پر ترجیح دیں گے؟ حضرت ابوذر نے جواب دیا

کہ اس ذات کی قسم' جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا' اس وقت میں اپنی تلوار اپنی گردن پر رکھ دوں گا اور اس کو تن سے جدا کرلوں گا تاکہ آپ سے جا ملوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا میں تم کو اس سے بہتر راہ نہ بتادوں؟ اس وقت تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے آملنا۔

پھر فرمایا:

اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثْرَةً وَّاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا وَرُوِیَ اَنَّ الصَّحَابَةَ قَالُوْا يَانَبِیَّ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْئَلُوْنَنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا ، فَاِنَّ عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ -

تم میرے بعد (غیروں پر اپنے حقوق کو) ترجیح (دینے والے امرا) پاؤ گے اور ایسی صورتِ حال سے دوچار ہو گے جس کو تم ناپسند کرو گے۔ اور روایت ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا: یارسولؐ اللہ اگر ہم پر ایسے امرا مسلط ہوگئے جو ہم سے تو اپنا حق لے لیں ـــــ لیکن ہمارے حقوق ادا نہ کریں تو اس وقت ہمارے لیے آپ کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ان کی سننا اور ان کی اطاعت کرنا' کیوں کہ ان کی کمائی کا بار ان کے اُوپر ہے اور تمھاری کمائی کا بار تمھارے اُوپر۔

شوقِ مردم آزاری و خوں ریزی

بعض اشخاص اپنی فطرت کے اعتبار سے مغلوب الغضب اور شتر کینہ ہوتے ہیں۔ ایسوں کا جب غصہ اُبلتا ہے تو ترش روی اور بدگوئی کی حد کر دیتے ہیں اور موذی پن کے مظاہرے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ یہ تو ان سے لیے ممکن ہی نہیں کہ مجرم کے قصور کی نوعیت کا خیال کریں' بلکہ قانوناً اگر مجرم کی خطا معمولی درجے کی ہو تو انھیں اور زیادہ غصہ آتا ہے کہ وہ کوئی جرمِ عظیم کیوں نہ کر سکے آیا۔ ایسے اربابِ ظلم' جرم کو عقل کے کانٹے پہ کیوں تولنے لگے' بس اندھا دھند ادنیٰ سے ادنیٰ غلطی پر بھی قتل اور قرقی اور تذلیل و تحقیر سے کم درجے کی سزا تجویز نہ کریں گے' کیونکہ اس کے بغیر ان کو

اطمینان قلب اور سکونِ خاطر حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر کسی گروہ کا محض ایک فرد اگر ان کی مخالفت کر بیٹھا تو سمجھ لیجیے کہ اس پورے گروہ کی شامت آئی! اچھا برا کوئی نہ بچنے پائے گا۔

اب اگر دنیا کی بدقسمتی سے ایسے ہی لوگ مسندِ سلطنت پر متمکن ہو جائیں تو وہ دادِ ظلم و جور نہ دیں گے تو کریں گے کیا؟ یہ ظالم، خدا کے بندوں کو طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کرتے ہیں اور عزت داروں کو ذلیل و خوار کر کے چھوڑتے ہیں۔ غلط نہ ہوگا کہ اگر انھیں بنی آدم کے لیے بھیڑیے یا کٹ کھنے کتے سمجھا جائے۔ ان کے زہریلے ڈنک سے نہ مساکین بچتے ہیں، نہ عزت و اعتبار والے، نہ غریبوں کو ان سے پناہ ملتی ہے نہ امیر ان کے گزند سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ ان کی ایذا رسانی ہوتی اس درجے کی ہے کہ غریب اور بے بس مسلمان ان کی ''اسلامی حکومت'' سے کفار کی کافرانہ حکومت کو ہزار درجے بہتر سمجھنے لگتے ہیں اور وہی ان کے نزدیک خدا کے بندوں کے لیے جاے امن قرار پاتی ہے۔ ایسی حالت میں ادھر رعایا سلطان ظالم سے رنجیدہ ہوتی ہے اور ادھر سلطان ظالم بھی اپنی رعایا سے بیزار ہوتا ہے۔ بس یہ اس کی تباہی میں خوش، وہ اس کے زوال میں راضی۔ اس حالت کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تَبْغَضُوْنَهُمْ وَيَبْغَضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ -

تمھارے امرا [حُکّام] میں سے بھلے وہ ہیں کہ تم ان سے محبّت کرو، وہ تم سے محبّت کریں اور تم ان کے لیے دعاے رحمت کرو اور وہ تمھارے لیے دعاے رحمت کریں اور تمھارے امرا میں سے برے وہ ہیں کہ تم ان سے نفرت کرو اور وہ تم سے نفرت کریں اور تم ان پر لعنت کرو، وہ تم پر لعنت کریں۔

سلطانی مظالم جس طرح رفتہ رفتہ رعایا کی معاش کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتے ہیں، اسی طرح ان کے شجرِ ایمان کی جڑیں بھی کھودتے جاتے ہیں۔ آخر لوگ اقامتِ دین و ایمان کی فکر کیا کریں، جب کہ انھیں سلطان ظالم کے خوف سے ایک ساعت بھی مخلصی نہیں ہوتی۔ چنانچہ سلطنتِ ظالم کا قیام کسی مذہب باطل کے پھیل نکلنے کے مشابہ ہے جو ملت کے نظام اور سنت کے

قرطبہ کریک ویلی گوادر کی شاندار کامیابی کے بعد احباب ڈویلپرز اب پیش کرتے ہیں
گوادر میں دوسرا منصوبہ قرطبہ کریک گوادر ایکڑ سکیم
اک خواب جس کو تعبیر ملی
قرطبہ کریک گوادر ایکڑ سکیم
تحصیل گوادر مین کوسٹل ہائی وے اور جیوانی روڈ سے متصل موضع (ذبارڈن)
Gwadar
FARM HOUSES OF 1&2 ACRES
پہلے آیئے پہلے پایئے!
قیمت -/850,000 فی ایکڑ (4000 Sq/yd)
بکنگ -/150,000 روپے فی ایکڑ
بقایا رقم 4 سال کی 16 آسان سہ ماہی اقساط میں
31 اکتوبر 2005ء تک بکنگ کروانے والے احباب کو -/100,000 روپے فی ایکڑ کی خصوصی رعایت۔
تحریکِ اسلامی سے وابستہ افراد کا با اعتماد ادارہ
احباب ڈویلپرز
Marketing Office: Weal House, Faiz Road, Muslim Town Lahore.
Ph: +92-42-5846830, 5847708 Fax: +92-42-5846831
Mob: 0300-4007661 Saudia Office: +966-504398159
Website: qurtabacreekvalley.com Email: info@qurtabacreekvalley.com
RIGHT CLICK.

JoJo®

We Make Children Happy

- **BUBBLES**
- **SWEETS**
- **TOFFEES**
- **SNACKS**

Head Office :
86-A, S.I.E. # 1, Gujranwala.
Tel : 0431-257794, 257796
Fax : 0431-257795
E-mail : jojogfi@yahoo.com
Web Address : www.gfi-jojo.com

Factory Office :
53-54 A, S.I.E. # 2, Gujranwala.
Tel : 0431-284791-95
Fax : 0431-284796

Designed by: pixels 0431-343847
Produced by: Kamal Yellow Pages

پیشِ خدمت ہے ایک مکمل رہائشی منصوبہ جہاں آپ رہ سکتے ہیں مکمل آسائش کے ساتھ

کم ترین قیمت پر آسان اقساط میں

جدید ترین سہولیاتِ زندگی کے ساتھ

الرحمٰن ویلی

محل وقوع

متصل قرطبہ، نزد موٹر وے چکری انٹرچینج، انڈسٹریل زون، اسلام آباد

سہولیات

پانی، بجلی، گیس، ٹیلی فون، کمیونٹی سنٹر، مسجد، سکول، کالج، پارک، قبرستان اور 24 گھنٹے ٹرانسپورٹ کی سہولت

جدید سہولیات

بینک، ہسپتال، اسلامک سنٹر، لائبریری، کمرشل ایریا، سکیورٹی اور دیکھ بھال کا نظام

پلاٹ سائزز

رہائشی پلاٹس: 5، 6، 7، 10 مرلہ اور ایک کنال

کمرشل پلاٹس: ایک مرلہ سے ایک کنال تک

خصوصیات

- 25، 30، 35، 40، 60، اور 120 فٹ کشادہ گلیاں اور سڑکیں
- ہر سیکٹر کا علیحدہ پارک
- خوبصورت، پُرفضا اور آلودگی سے پاک ماحول
- معاشرتی آلودگیوں سے پاک پاکیزہ اسلامی معاشرہ
- انڈسٹریل زون کی وجہ سے ملازمتوں کے مواقع
- تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں کی بدولت اعلیٰ تعلیم کے زیادہ مواقع
- وقت کے ساتھ قیمتوں میں اضافہ کی بدولت منافع بخش سرمایہ کاری
- کمرشل ایریا جس میں پلاٹ / شاپ صرف رہائشی افراد کو ترجیحی بنیاد پر الاٹ کی جائے گی۔
- کالونی کا اپنا سکیورٹی سسٹم

طریقہ کار

درخواست فارم کے ہمراہ شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور 2 عدد پاسپورٹ سائز تصاویر لگائیں اور چیک / ڈرافٹ بنام "سائبان ایسوسی ایٹس" اکاؤنٹ نمبر 1288-7 الائیڈ بینک آف پاکستان چوہڑ ہڑپال برانچ کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

- براہ کرم ڈرافٹ کے پیچھے اپنا مکمل پتہ اور نام ضرور درج فرمائیں۔
- درخواست فارم اور بروشر مفت طلب فرمائیں۔

ادائیگی کا شیڈول

	پلاٹ سائز	ایڈوانس	ماہانہ قسط	کل قیمت
5 مرلہ	25 x 50	5000/- روپے	1,250/- روپے	125,000/- روپے
6 مرلہ	25 x 60	6000/- روپے	1,500/- روپے	150,000/- روپے
7 مرلہ	30 x 60	7000/- روپے	1,750/- روپے	175,000/- روپے
10 مرلہ	35 x 70	10,000/- روپے	2,500/- روپے	250,000/- روپے
ایک کنال	50 x 90	20,000/- روپے	5,000/- روپے	500,000/- روپے
کمرشل	ایک مرلہ سے ایک کنال تک	10%	750/- روپے ماہانہ سے (فی مرلہ)	10,00,000/- روپے

نوٹ: پلاٹ کی قیمت میں ترقیاتی اخراجات شامل ہیں۔

یہ شیڈول 30 اکتوبر 2005ء تک قابل عمل ہے۔ اس کے بعد قیمتوں میں 25% اضافہ ہو جائے گا۔

سعد ایسوسی ایٹس

CS48-8 فرید آرکیڈ، بلاک 7، فیڈرل بی ایریا کراچی

فون: 021-6316954، موبائل: 0300-2991552

الفا رئیل اسٹیٹ

32، منصورہ مارکیٹ، بالمقابل منصورہ مین گیٹ، ملتان روڈ لاہور

فون: 042-7444316,7443429، موبائل: 0300-9480853

نوٹ: سائبان ایسوسی ایٹس (رجسٹرڈ) کا کسی بھی دیگر ادارے یا پروجیکٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ملک بھر سے نمائندگان کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد رابطہ فرمائیں۔ تحریکی افراد کو ترجیح دی جائے گی

سائبان ایسوسی ایٹس ®

2G/256 بابا مارکیٹ، چوہڑ ہڑپال، مین پشاور روڈ راولپنڈی

فون: 051-5466925 موبائل: 0300-5249230

E-mail: tm_malik71@yahoo.com

اہلِ ایمان کے لیے خوشخبری

امام المجاہدینؐ نے فرمایا

جس نے اللہ کی راہ میں لڑنے والے غازی (مجاہد) کو ساز و سامان مہیا کیا وہ بھی غازی ہے اور جو غازی (مجاہد) کے پیچھے اس کے اہل و عیال کے لیے اچھا جانشین بنا، وہ بھی غازی ہے۔

شہدائے اسلام کے جانشین بنیئے

نقد عطیات مقامی دفتر میں جمع کروا کر رسید حاصل کیجئے یا چیک، ڈرافٹ، منی آرڈر کی شکل میں براہِ راست ہمیں ارسال کیجئے۔

شہدائے اسلام فاؤنڈیشن

1995ء سے امت مسلمہ پر عائد اسی قرض کی ادائیگی اور ہزاروں شہداء کے گھرانوں کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروفِ عمل ہے۔ آیئے آپ بھی اس مقدس اور بابرکت اجتماعی فریضہ کی ادائیگی اور جہادِ اسلامی کی پشتی بانی کے لئے فاؤنڈیشن کے ہاتھ مضبوط کیجئے۔

- ایک فیملی کی کفالت کی ذمہ داری سنبھال لیجئے۔
- بچوں کے لئے تعلیمی وظائف کا اہتمام کیجئے۔
- شہید کے گھرانے کے لئے کاروبار کا اہتمام کر کے دیجئے۔
- عیدین کے موقع پر تحائف کا اہتمام کیجئے۔
- مکانات کی تعمیر کے لئے عطیات دیجئے۔
- شہید کی بچی، بچے، بہن، بھائی کی شادی کے اخراجات کا اہتمام کیجئے۔
- شہید کے ذمہ واجب الادا قرض کی ادائیگی کے لئے تعاون کیجئے۔
- دشمن کی قید میں موجود مجاہدین کی خدمت کیجئے۔

سرپرست: قاضی حسین احمد
چیئرمین: حافظ محمد ادریس
سیکرٹری جنرل: اظہر اقبال حسن

مزید تفصیلات کیلئے رابطہ کیجئے

700- عمر بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور (پاکستان)
فون: 92-42-541 0787 ای میل: sifpak@hotmail.com
فیکس: 92-42-542 5188 ویب سائٹ: www.sif.org.pk

AzAd +92-42-7563344

آئین وحدود کو توڑتا چلا جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ اَلْاِسْتِسْقَاءَ بِالْاَنْوَاءِ وَحِیْفِ السُّلْطَانِ وَالتَّکْذِیْبِ بِالْقَدْرِ۔

مجھے اپنی اُمت کے بارے میں صرف یہ خوف ہے کہ ۱- وہ نچھتروں [بادلوں] سے بارش طلب کرے گی۔ ۲- بادشاہ اس پر ظلم ڈھائیں گے ۳- اس میں قضا وقدر کا انکار پیدا ہوگا۔

سلطانِ ظالم بعض وجوہ کے ماتحت، اگر کسی گروہ سے رنجیدہ ہوتا ہے اور اس سے انتقام لینے پر تل جاتا ہے تو اس کے انتقام کی تلوار مطیع اور غیر مطیع اور گنہ گار و بے گنہ میں ہرگز امتیاز نہیں کرتی، بلکہ بے دریغ سروں کو کاٹتی چلی جاتی ہے اور ملکوں اور شہروں کو بے چراغ کر کے چھوڑتی ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ:

مَنْ خَرَجَ عَلٰی اُمَّتِیْ بِسَیْفِہٖ یَضْرِبُ بِرَّھَا وَفَاجِرَھَا وَلَا یَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِھَا وَلَا یَفِیْ لِذِیْ عَھْدٍ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْہُ۔

جس شخص نے اپنی تلوار لے کر میری اُمت پر حملہ کیا اور قتل و غارت میں نیک و بد کی تمیز نہ کی اور اُمت کے سچے مومنوں کو قتل کرنے سے پرہیز کیا اور نہ کسی سے اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکھا اس کا نہ مجھ سے کوئی تعلق ہے اور نہ میرا اس سے۔

پھر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی گروہ کے متعلق سلطان ظالم کے دل میں آتش غضب بھڑکتی ہے لیکن حالات ایسے نہیں ہوتے کہ عملاً انتقام لیا جا سکے۔ اب لازماً اس کے سینے میں کینہ پرورش پاتا رہے گا اور وہ اس تاک میں رہے گا کہ اس کینے کی بھڑاس نکالنے کا کب مناسب موقع پیدا ہوتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے:

مَامِنْ وَالٍ یَلِیْ رَعِیَّتَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَمُوْتُ وَھُوَ غَاشٍ لَھُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ۔

جو حکمران بھی اپنی مسلم رعایا پر غدر اور خیانت کے ساتھ حکومت کرتا ہوا مر گیا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔

غرور و کبر

بعض لوگ ایسے پائے جاتے ہیں کہ عین ان کی سرشت میں سرکشی اور خود پسندی کا خمیر شامل ہوتا ہے۔ ان کو اپنے منہ میاں مٹھو بننے اور ڈینگیں مارنے اور شیخی بگھارنے میں مزہ آتا ہے۔ اپنی ہستی کو ہمیشہ کچھ غلافوں میں لپیٹ کر رکھتے ہیں' کیونکہ اولادِ آدم انھیں میل جول کے قابل نظر نہیں آتی۔ دوسروں کے بڑے سے بڑے کمال کو اپنی کسی ادنیٰ سی خوبی کے مقابلے میں ہیچ ثابت کردیں گے' چاہے اپنی خوبی محض ایک سرابِ تخیل ہو' جیسے حسب و نسب کا غرہ! دوسروں کے ساتھ کسی معاملے میں برابر ہونا تو ان کے لیے بڑی شرم کی بات ہوتی ہے' اس وجہ سے اپنے ساتھیوں کی تحقیر کو اپنی آبرو شمار کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں کے زوال کو اپنی عظمت کا ثبوت قرار دیتے ہیں' نیز دوسروں کے کمالات کو پایۂ اعتبار سے گرا گرا کر اپنی خصوصیات پر اِتراتے ہیں۔ بس ان کا منتہاے مقصود فقط یہ ہوتا ہے کہ انھیں افرادِ انسانی کے درمیان اتنا امتیاز حاصل ہوجائے کہ کوئی ان کی برابری کی جرأت نہ کرسکے۔

اس قسم کا آدمی جب تختِ حکومت پر قابض ہوگا تو کبر و نخوت کی داد دینے کے لیے' آداب و القاب' چال ڈھال' میل جول اور دوسرے تمام معاملات میں اپنی ایک امتیازی شان پیدا کرے گا۔ پھر وہ اپنی ذات کے لیے مختلف چیزیں مخصوص کرلے گا۔ ان میں کسی دوسرے کی شرکت و مساوات سے بہت رنجیدہ ہوگا بلکہ اس کی قطعی ممانعت کردے گا۔ وہ جس تخت کو استعمال کرے گا اس پر بیٹھنا دوسروں کے لیے حرام کردے گا' جس مجلس میں رونق افروز ہوگا اس میں دوسروں کا داخلہ روک دے گا' پھر جو خاص الفاظ اپنے لیے تجویز کردے گا' مثلاً 'سلطان'، 'شاہ'، 'بادشاہ'، 'ملک' اور 'حضور اقدس' وغیرہ۔ انٰ الفاظ کو اگر خود سلطان کے بیٹے پر بھی کسی نے استعمال کردیا تو وہ مجرم قرار پائے گا اور شدید تعزیر اس پر عائد ہوگی۔ الغرض ایسے لوگوں کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ کسی طرح خدا کے بندوں اور نبی کے امتیوں سے بالکل جدا اور ممتاز سمجھے جائیں کیوں کہ انھیں وہ اپنا ہم جنس تسلیم نہیں کرتے اور ہر معاملے میں ڈیڑھ اینٹ کی مسجد دوسروں سے الگ ہی بناتے ہیں۔

پھر ان ظالموں کی یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے قوانین' جمہور میں اصولِ دین اور ضوابطِ شریعت کا درجہ حاصل کرلیں اور ہر خاص و عام ان کی پوری اطاعت کرے' نیز اُن کے سامنے